Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۶۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۳ احسان ۱۳۵۴ہش ۳ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۲۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ حقیقتاً میری جماعت میں داخل ہیں وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں

میری مہمات میں مال خرچ کرنے والے کو خدا تعالیٰ بہت برکت بخشے گا

"میرے دوست جو میرے پاس قادیان میں رہتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تمام انسانی قویٰ میں اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی مل کر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے۔ لہٰذا ہم پر یہ واجب اور فرض ہوگا کہ اگر ہم کسی کی نسبت کوئی شکایت سنیں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے یا کسی ٹھٹھے اور بیہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی اور قسم کی بدچلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا اور پھر وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے تیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانونِ قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲ تا صفحہ ۴۵)

"جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔۔۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشا کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آ جائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۳ احسان۔ محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب) مطلع فرماتی ہیں کہ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے (۸ ٹمپل روڈ لاہور) جو کہ سلسلہ احمدیہ کے قدیم خدام میں سے ہیں گزشتہ دو اڑھائی ہفتوں سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ رمئی ۱۹۷۵ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت "عطاء العزیز" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خواجہ عبدالحی صاحب ربوہ کا پوتا اور مکرم خواجہ محمد انور صاحب ربوہ کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک خادمِ دین اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت والی زندگی سے نوازے۔ آمین (خواجہ عبدالمومن مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح

۱۵ رجون کو ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا آغاز دس جون کی بجائے پندرہ جون سے ہوگا۔ تمام طلبہ و طالبات ۱۴ رجون تک ربوہ پہنچ جائیں۔

طلبہ کی قیام گاہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ہوگی اور طالبات لجنہ کے زیرِ انتظام لجنہ ہال میں رہائش رکھیں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ احسان ۱۳۵۴ھش
۳ جون ۱۹۷۵ء

انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے والی صفت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۰ (الذّٰریٰت آیت ۵۷) سے ثابت ہے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں اور اُسی کی اطاعت اور فرمانبرداری کو لازم پکڑیں حتیٰ کہ اپنی عبادت اور اطاعت کو صرف اور صرف اُسی کے لئے ہی خاص رکھیں، اگر وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اور کسی کی پرستش اور اطاعت کی طرف جھکیں گے تو اپنی پیدائش کے مقصد کو فوت کرنے والے ہوں گے اور کبھی فائز المرام نہ ہو سکیں گے۔

اس مقصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایک خاص حکم دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ سب طرف سے منقطع ہو کر ہمیشہ رُو بخدا رہیں اور اُس کی جناب میں جھکے رہنا ان کا مستقل شعار بن جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۰ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۰ (الزمر آیات ۵۵، ۵۶)

ترجمہ:۔ اور تم سب اپنے رب کی طرف جھکو اور پیشتر اس کے کہ تم پر ایسا عذاب نازل ہو جس کے نزول کے بعد تمہاری مدد کے لئے کوئی نہ پہنچ سکے اُس کے پورے فرمانبردار بن جاؤ۔ اور جو کچھ تمہاری طرف اُترا ہے اس میں سے (اپنے مطابق حال) سب سے بہتر حکم کی پیروی کرو پیشتر اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم جانتے بھی نہ ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اُسی کی طرف جھکے رہنے اور اُس کے احکام کی پیروی کرنے اور اُس کی اطاعت بجالانے کا ہی حکم نہیں دیا ہے بلکہ اس حکم سے رُوگردانی کے نتیجہ میں اچانک آنازل ہونیوالے عذاب سے بھی ڈرایا ہے۔ برخلاف اس کے اسی سورۃ میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ رُو بخدا رہنے اور اسکے احکام کی پیروی کرنے کے نتیجہ میں عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی فَبَشِّرْ عِبَادِ ۰ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۰ (الزمر آیات ۱۹، ۱۸)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ سرکش ہستیوں کی فرمانبرداری سے بچتے ہیں اور اللہ کی طرف جھکتے ہیں ان کیلئے بڑی خوشخبری ہے۔ پس تو اُن بندوں کو خوشخبری دے جو ہماری بات کو سُنتے ہیں اور پھر اس میں سے سب سے بہتر حکم کی اتباع کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وُہی لوگ عقلمند ہیں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حقیقی بندوں کا یہ شیوہ بیان فرمایا ہے کہ وہ ہمیشہ رُو بخدا رہتے ہیں اور اُس کے احکام کی پیروی کرنے میں وہ خاص تعہد اور مستعدی سے کام لیتے ہیں۔ اُن کی زبانوں پر ہر وقت یہی ہوتا ہے کہ:۔

رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۰ (الممتحنہ آیت ۵)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں اور تیری طرف جھکتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم کو لوٹ کر جانا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اپنے پر انابت الی اللہ کی کیفیت وارد کئے بغیر کوئی مومن بھی پیدائش انسانی کے مقصد کو پورا کرنے والا نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق پورا ہوتا ہی اُس وقت ہے جب ایک مومن اپنے اوپر انابت الی اللہ کی کیفیت وارد کرکے کلی طور پر رُو بخدا ہو جائے۔ اگر کسی کے دل کا میلان خدا تعالیٰ کی طرف نہیں ہے بلکہ وہ دُنیا اور اس کی زینتوں کی طرف جھکا ہُوا ہے اور دُنیا ہی کو اُس نے اپنا مطلوب و مقصود بنا رکھا ہے تو وہ ظاہری طور پر لاکھ نمازیں پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا عبادت گزار اور اطاعت شعار شمار نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عبادت گزار تو وہ اسی صورت میں شمار ہوگا جب وہ ہمیشہ اور ہر حال میں رُو بخدا رہنے کو اپنا شیوہ بنا لے گا۔ ایسی حالت میں اُس کی نمازیں، اُسکے روزے اور تمام دیگر معروف نیک اعمال ہی نہیں بلکہ اس کی ہر حرکت و سکون کو عبادت میں داخل سمجھا جائے گا اور وہ اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں زبانِ حال سے یہ کہنے کے قابل ہو سکے گا کہ:۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۰ (الانعام آیت ۱۶۳)

ترجمہ:۔ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

پس اصل چیز انابت الی اللہ ہے یعنی ہر وقت اور ہمیشہ رُو بخدا رہ کر اس کے احکامات بجالانا۔ یہی اس دنیا میں حقیقی مومنوں کا اصل مطلوب و مقصود ہوتا ہے اور اسی سے پیدائش انسانی کا اصل مقصد پورا ہوتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا حقیقی عبد بنتا ہے انابت الی اللہ ہی وہ بنیادی صفت ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے والی ہے۔ اس کے بغیر پیدائش انسانی کا مقصد پورا ہو ہی نہیں سکتا۔

"کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق"

گردش نجوم کی یا انساں کی بگڑی ہے
جنسِ وفا جہاں میں بے آبرو ہوئی ہے

کچھ دلفریب لمحے، کچھ دلفگار لمحے
یہ زندگی نہیں ہے کچھ اور زندگی ہے

ظِلّ اور اصل کیا ہے، ظِلّ آپ کہہ رہا ہے
"وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے"

اُس کا جلال دیکھا، اُس کا جمال دیکھو
شانِ محمدیؐ وہ، یہ شانِ احمدیؑ ہے

دیکھو کبھی ہماری دُنیائے نَو بنو کو
اس کا فلک نیا ہے اسکی زمیں نئی ہے

زندہ خُدا ہمارا، زندہ نبیؐ ہمارا
آئینِ زندگی کی زندہ کتاب بھی ہے

روشن جنوں کی راہیں الہام کی کرن سے
تنہا خرد کو ہر سُو درپیش تیرگی ہے

میرے سخن نے کی ہے کیا خُوب خوشہ چینی
اس میں جھلک کسی کے علمِ کلام کی ہے

"کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق[۱]
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مُدّعا یہی ہے"

(عبد المنان ناہید)

---

[۱] کلام حضرت مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا وصال

مسلمان اکابرین کا اظہارِ غم اور خراجِ عقیدت

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء اس عظیم المرتبت ہستی کا وصال ہوا جس کے متعلق سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کیف تھلک امۃ انا فی اولھا والمسیح فی اٰخرھا۔

(کنز العمال جلد ۷ کتاب القیامۃ)

یعنی امت محمدیہ کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جب کہ اس کے آغاز میں میں خود ہوں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہوں گے۔ اس ارشادِ نبوی میں جہاں مسیح موعود کی آمد کی خبر دی گئی ہے وہاں اسکے کارہائے نمایاں اور اسلامی خدمات جلیلہ کی طرف واضح اشارہ ہے جو اشاعتِ اسلام اور احیاءِ اسلام کے لئے مسیح موعود نے کرنی تھیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوےٰ تھا کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو نصرتِ اسلام اور اسکی اشاعت کے لئے بھیجا ہے اور یہ کہ آپ وہی مسیح موعود ہیں جن کا ذکر احادیث میں آتا ہے اور وہی مہدی ہیں جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کو دیا ہے اور اسلام کو جملہ ادیانِ عالم پر غالب کرنے کی خدمت آپ کے سپرد کی گئی ہے اور آپ کو اس لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے تا آپ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

کے مطابق اکنافِ عالم میں اس کی تبلیغ کر سکیں ۱۸۹۰ء میں آپ نے اس دعویٰ کے بعد زندگی بھر تحریر و تقریر و اشاعت کتب و رسائل کے ذریعہ دینِ اسلام کی خدمت کا بیڑا اس وقت اٹھایا۔ جب حالات انتہائی ناگفتہ بہ تھے آپ کی غیرت اسلامی نے ہر اُس تحریک کا مقابلہ کیا جس کا مقصد اسلام بانیٔ اسلام اور قرآن کریم پر جارحانہ حملہ کرنا تھا اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف صدہا کتب شائع کی گئیں آریہ سماج اور برہمو سماج کی تحریکوں نے عیسائیوں کے نقشِ قدم پر چل کر اسلام کو انتہائی گندے اور ذلیل قسم کے اعتراضات کا نشانہ بنایا۔ ان کا مقصد نعوذ باللہ اسلام ہمیشہ کے لئے کچل ڈالنا تھا اور حقانیت اسلام کو دنیا کی نگاہوں میں مشتبہ کرنا تھا۔ عیسائیت کے طوفانِ امواج نے جسے برٹش گورنمنٹ کی پشت پناہی حاصل تھی ہندوستان کو ہر قیمت پر عیسائیت کی آغوش میں دینے کا عزم کر رکھا تھا۔ جملہ مذاہب، مخالفِ اسلام تحریکات، کفر و الحاد کے عساکر اور جیوش اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے معاندینِ اسلام کی مسلسل یلغار سے بعض اکابرینِ اسلام حوصلے ہار بیٹھے تھے

(۲)

اسلام کی مظلومیت اور ان نازک حالات میں ایک دل تھا جو تڑپ اٹھا اور جس نے خدا تعالےٰ کے حضور مناجات کی کہ

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا
آگئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا
آگیا اس قوم پہ وقتِ خزاں اندر بہار
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اگر ایمان زمین سے اُٹھ کر ثریا پر پہنچ چکا ہو گا تو یہ مسیح موعود جو سلمان فارسیؓ کی نسل سے ہو گا وہ اس ایمان کو ثریا سے دوبارہ زمین پر لے آئے گا واقعات اور شواہدات سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ٹھوس حقائق کے نقوش خود بولتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی زندگی میں وہ بنیادی اور عظیم کام سرانجام دئے جو تاریخ کا اہم حصہ ہیں اور جن کا انکار کرنا سورج کا انکار کرنا ہے۔

آپ نے مخالفینِ اسلام کے بالمقابل عظیم لٹریچر تیار کیا اور ان کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دئے۔ عیسائیت برہمو سماج اور آریہ سماج نے اسلامی کیمپ پر حملہ کر رکھا تھا آپ نے مدلل انداز میں علمی اور عقلی جواب دے کر ان مخالفینِ اسلام تحریکوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا اور ان کے ہاں سراسیمگی پھیل گئی

آپ نے مخالفینِ اسلام سے مناظرات و مباحثات کئے ان مناظرات کے نتیجہ میں اکابرینِ اسلام نے آپ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ ان کو تاریکی میں روشنی دکھائی دی اور ان کی مایوسی امید سے بدل گئی۔

معاندینِ اسلام کو اپنی تصانیف کے جوابات کے لئے چیلنج دئے اور انعامات کی پیشکش کی۔ مگر مخالف فریق نے ان کو ٹال دیا اور جوابات لکھنے سے گریز کیا

آپ نے کئی مواقع پر اسلام کی کامیاب نمائندگی کی غیر مسلموں اور اپنوں نے آپ کی اس کامیاب وکالت کو خوب سراہا۔ مناظرہ جنگ مقدس اس کا واضح ثبوت ہے

حضرت مسیح علیہ السلام کی ازروئے قرآن وفات ثابت کر کے اور قبر مسیح کا انکشاف کر کے آپ نے عیسائیت کی کمر توڑ دی۔ علامہ رشید رضا مفتی مصر اور کئی علماء کرام نے آپ کے ساتھ اس مسئلے پر اتفاق کیا۔

عربی زبان ام الالسنہ ہے اس زبان میں قرآن مجید کا نزول مبارک ہوا

قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں کا نظریہ پیش کر کے مخالفین اسلام کے کیمپ پر اتنا زبردست حملہ کیا کہ دشمن پسپا ہو گیا اور قرآن مجید کے فضائل و محاسن بے نظیر انداز میں تحریر فرمائے

حضرت باوا نانک سکھ مذہب کے بانی کے متعلق آپ نے تحقیق کر کے ثابت کیا کہ مسلمان تھے اور ان کے چولہ کی قلمی تصویر شائع کر کے ایک مایہ ناز کارنامہ سرانجام دیا اور آپ نے ثابت کیا کہ وہ عاشقِ رسول تھے۔ جس کے نتیجہ میں کئی سکھ صاحبان نے اسلام قبول کیا۔ خاکسار راقم نے ایک دفعہ وزیر اعظم شام جمیل مردم بک کے سامنے بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ علمی انکشاف پیش کیا تو انہوں نے کہا

واللّٰہ انہ لعمل عظیم قام بہ موسس الحرکۃ الاحمدیہ۔

یعنی بخدا! بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔

کئی معاندینِ اسلام کے متعلق آپ نے ان کی رسوائی ہلاکت اور تباہی کی پیشگوئیاں کیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور اسلام کا بول بالا ہوا۔ آریہ سماج کے مذہبی لیڈر پنڈت لیکھرام اور امریکہ کے ڈاکٹر ڈوئی جو اسلام کے بدترین مخالف تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا ان کا شیوہ تھا۔ آپ نے ان پر علمی اتمام حجت کر کے ان کے متعلق ان کی خواہش کے مطابق پیشگوئیاں کیں اور وہ ذلیل و رسوا ہوئے۔

اشاعتِ اسلام کے لئے ایک فعال جماعت کی بنیاد رکھی اور اس کے سامنے ایک مستقل لائحہ عمل رکھا جس کا بنیادی مقصد اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام ہے چنانچہ آج مبلغینِ اسلام کا ایک لشکر جرار مشرق و مغرب میں

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

کی منادی کر رہا ہے۔ فضائلِ قرآن کریم پیش کئے جا رہے ہیں۔ غیر ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت ہو رہی ہے مساجد تعمیر کی جا رہی ہیں اور ان کے گنبدوں سے توحید و رسالت کا غلغلہ بلند ہو رہا ہے

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں آپ نے مستقل مالی تحریک کی بنیاد رکھی جس کی رو سے ہر احمدی پر مالی قربانی بطور فرض کے ہے۔

ان عظیم کارناموں کے نتیجہ میں آپ کے خلاف خطرناک سازش کی گئی اور دشمنانِ اسلام نے آپ کے خلاف اقدامِ قتل کا مقدمہ قائم کیا۔ مگر اس عبدالحمید نامی اقبالی مجرم نے اصل حقیقت بیان کر دی حاکمِ وقت نے آپ کو بری کرتے ہوئے کہا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ ان کے خلاف چارہ جوئی کر سکتے
ہیں مگر آپ نے کہا کہ مجھے اپنے مخالفوں
کے خلاف انتقامی چارہ جوئی کی ضرورت
نہیں میرا مقدمہ خدا تعالیٰ کی عدالت
میں دائر ہے۔

(۳)

مخالفین اسلام کو بکثرت و مرات
مقابل پر آنے کی دعوت دی اور
ان کو چیلنج پر چیلنج دیئے اور مالی انعامات
پیش کئے مگر کسی کو مقابل پر آنے کی
جرأت نہ ہوئی۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

آخر خدائی حکم کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے مطابق بانی سلسلہ کامیاب
کامران زندگی گذار کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء
کو وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کی وفات کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔
اکابرین اسلام نے آپ کی وفات پر انتہائی
غم اور افسوس کا اظہار کیا اور آپ کے کارہائے
نمایاں کا ذکر کر کے آپ کو خراجِ عقیدت
پیش کیا۔ ہم طوالت کے خوف سے صرف
چند آراء پر اکتفا کرتے ہیں جن کا تعلق اس
وقت کے اکابرینِ اسلام سے ہے۔

مولانا ابو الکلام آزاد نے اخبار وکیل
میں مئی ۱۹۰۸ء کو ایک طویل مضمون موت
العالم موت العالم کے عنوان سے تحریر کیا
جس کا ایک حصہ پیش ہے!

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا
قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص دماغی
عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور
آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب
کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں
بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص مذہبی دنیا
کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا
جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی
کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا
. . . . مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت
اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا
جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ
کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ
جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب
پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے یہ نازشِ
فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر نظر
آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب
پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں"۔

"مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے
بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید
اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں
کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں
کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان
سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین
اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار
مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ
تھی خاتمہ ہو گیا۔

ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے
مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل
کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے
کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے
تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے
دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے
رکھا آئندہ بھی جاری رہے"۔

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور
آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا۔
قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس
خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں
اس لٹریچر کی قدر و منزلت آج جبکہ وہ
اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم
کرنی پڑتی ہے اسلئے کہ وہ وقت ہرگز
لوحِ قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتا
جب کہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں
گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی
کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں
حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت
پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش
میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام
کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔
ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت
تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع
عرفانِ حقیقی کو سرِ راہ منزل مزاحمت
سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت
کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری
کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف
ضعفِ مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں
کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت
کا قطعی وجود ہی نہ تھا . . . . . . کہ
مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع
ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل
ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت
کے ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیے جو سلطنت
کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت
میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان
اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق
کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود
عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے
لگا۔ . . . غرض مرزا صاحب کی یہ
خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان
رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں
کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام
کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا۔ اور
ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا۔ جو اس وقت
تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے
اور حمایتِ اسلام کا جذبہ ان کے شعار
قومی کا عنوان نظر آئے۔ قائم رہے گا

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی
کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام
کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے۔
مرزا صاحب آریہ سماج کے چہرہ سے انیسویں
صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع
اتارنے میں معروف رہے ان کی آریہ سماج
کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعوی
پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ
ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی
درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ
تحریریں نظر انداز کی جاسکیں

فطری ذہانت مشق و مہارت
اور مسلسل بحث مباحثہ کی عادت نے
مرزا صاحب میں ایک شان خاص پیدا کر دی
تھی اپنے مذہب کے علاوہ مذہب غیر پر
ان کی نظر بہت وسیع تھی اور وہ اپنی
معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال
کر سکتے تھے۔ تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ ان
میں پیدا ہو گیا تھا کہ مخاطب کی قابلیت
یا کسی مشرب و ملت کا ہو ان کے برجستہ
جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر
میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب
کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے
چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں
اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان
کرتے رہتے ہیں۔ اس کی نظیر غالباً دنیا
میں کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا
دعوےٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل
ہوں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف
مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے
کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی اور
یہ نتیجہ تھی انکی فطری استعداد کا ذوق
مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید
نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں
اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ
خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے
مطالعہ میں صرف کر دے"۔

اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا
حیرت دہلوی نے یکم جون ۱۹۰۸ء
کے پرچہ میں تحریر کیا:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے
آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام
کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق
ہیں اس نے مناظرہ کا رنگ ہی بدل دیا
اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان
میں قائم کر دی بحیثیت ایک مسلمان ہونے
کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اسبات کا
اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے
آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ
تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول
سکتا . . . . اگرچہ
مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس
قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی
ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا
نہیں . . . . . . اس کا پر زور
لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے۔ اور
واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے
ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے
. . . . اس نے
ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفتوں اور نکتہ
چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ
صاف کیا۔ اور ترقی کے انتہائی عروج
تک پہنچ گیا"۔

اخبار صادق الاخبار نے
تحریر کیا۔

"مرزا صاحب نے اپنی پر زور تقریروں
اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام
کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن
جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا
ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب
نے حق حمایت اسلام کا کما حقہ ادا کر کے
خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے
اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین
فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت
موت پر افسوس کیا جائے"۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے
بیٹے عزیزم شیخ محمود وسیم کو مورخہ ۲۳/۵
بروز جمعۃ المبارک بچی عطا فرمائی ہے۔
عزیزہ نومولودہ کا نام حضور ایدہ اللہ
تعالیٰ نے "عطیۃ الحی" رکھا ہے۔ نومولودہ
مکرم مولوی نذیر احمد خان صاحب فاضل
کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست
ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی
کو نیک اور خادم دین اور ہمارے لئے
قرۃ العین بنائے۔ آمین

شیخ محمد اسلم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
دنیا پور۔ ضلع ملتان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۲۰۵۳

مَیں فرحت مقصود زوجہ مقصود احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱۳ تولے مالیتی ۹۵۰۰/- روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ ۲۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فرحت مقصود 425-A/E پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت نمبر ۱۶۹۸۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد عبدالغنی وصیت نمبر ۱۷۶۵۹ لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۵۴

مَیں نصیر احمد چوہدری ولد چوہدری سلطان علی صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۱/۲ ۱۲ ایکڑ نہری چک ۴۸ جنوبی ضلع سرگودھا قیمت اندازاً ۱۸۰۰۰/- روپے
۲۔ تین ایکڑ رقبہ چاہی موضع شیخ پور ضلع گجرات قیمت اندازاً ۲۱۰۰۰/- روپے۔
۳۔ ایک مکان پختہ برقبہ ۱۵ مرلہ واقع چک ۴۸ جنوبی ضلع سرگودھا قیمت ۱۰۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے لیکن تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نصیر احمد چوہدری 141/A 5 پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت نمبر ۱۶۹۸۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد ظفر اللہ خان جنرل سیکرٹری امور عامہ لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۵۵

مَیں نثار احمد ولد نصیر احمد چوہدری۔ قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۱/۲ ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے مَیں جو اس وقت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نثار احمد A-141 5 پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان لائلپور شہر۔ گواہ شد ظفر اللہ خان جنرل سیکرٹری امور عامہ لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۵۶

مَیں زبیدہ نسرین زوجہ سعید احمد ناصر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۶ ماشے مالیتی ۲۵۰/- روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زبیدہ نسرین 5010/E پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت نمبر ۱۶۹۸۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد عبدالغنی وصیت نمبر ۱۷۶۵۹ لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۵۷

مَیں نذیر احمد سہگل ولد غلام محمد صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ ۱۵ مرلہ لائلپور شہر مالیتی ۱۰۵۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نذیر احمد سہگل B-606 پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت نمبر ۱۶۹۸۲ لائلپور شہر گواہ شد محمد یعقوب وصیت نمبر ۲۰۰۱۰ 422/B پیپلز کالونی لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۵۸

مَیں بشریٰ بیگم زوجہ نذیر احمد سہگل صاحب قوم کشمیری۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۹ تولے مالیتی ۱۷۰۰/- روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم 606/B پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت نمبر ۱۶۹۸۲ پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد۔ نذیر احمد سہگل (خاوند موصیہ) لائلپور شہر

درخواست دعا

میرے دوست مکرم عبدالمنان خان صاحب ٹیلر ماسٹر گول بازار ربوہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مبارک احمد انور فاروقی
دارالصدر شرقی۔ ربوہ

تبدیلیٔ نام

میرا سابقہ نام مقصود احمد خان تھا جسے تبدیل کر کے مَیں نے اب مدثر احمد خان رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اس نام سے بلایا جائے۔

(مدثر احمد خان ابن منظور احمد خان دارالصدر شرقی۔ کوارٹر نمبر ۶۷۔ ربوہ)

فوری ضرورت

ایک فیکٹری میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ امیر جماعت کی تصدیق سے درخواست دیں۔

(۱) اکاؤنٹنٹ۔ جو لمیٹڈ کمپنی میں کام کا تجربہ رکھتا ہو۔
(۲) سٹور کیپر۔ جو کم از کم دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
(۳) گیٹ انچارج۔ سیکورٹی انچارج۔ جو کم از کم ۵ سال فیکٹری میں کام کر چکا ہو۔
(۴) چوکیدار عمر ۴۰/۴۵ سال۔ صحت اچھی ہو۔

تنخواہ معقول دی جائے گی
معرفت اخبار الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت ایک بابرکت آسمانی اور روحانی نظام ہے جو اللہ تعالیٰ خود قائم فرماتا ہے

تبلیغِ اسلام کا وسیع نظام، تزکیہ نفوس، شیرازہ بندی اور نظام مصطفویؐ کا قیام خلافت ہی کے ذریعے ممکن ہے

یومِ خلافت کی مبارک تقریب پر علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۴ھش (مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۵ء) آج یہاں پر یوم خلافت کی مبارک تقریب پر مسجد مبارک میں احباب ربوہ کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں بزرگانِ جماعت اور علمائے سلسلہ نے خلافت کے اس عظیم روحانی نظام کی اہمیت اور اس کی ہمہ گیر برکات پر مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالی جو اسلام کی روح پرور اور جماعتی زندگی کا ایک اہم اور ضروری حصہ ہے۔ فاضل مقررین نے بتایا کہ خلافت ایک خالصتاً آسمانی اور روحانی نظام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی راہ نمائی کے لئے خود قائم فرماتا ہے۔ اس کا دنیوی اقتدار یا نظامِ حکومت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کی تبلیغ، قرآن پاک کی اشاعت اور بنی نوع انسان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر کے اسے اُمّت واحدہ بنانا اس کا مقصدِ وحید ہے۔ یہ بابرکت نظام مرکزیت، شیرازہ بندی، تزکیہ نفوس، تربیتِ اولاد، تنفیذِ شریعت اور نظام مصطفویؐ کے قیام کا ذریعہ ہے لہذا ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اس آسمانی نظام کی قدر کرے اور اس کی طرف سے جو تحریکات بھی کی جائیں دل و جان سے ان کی تعمیل کرنے کی کوشش کرے۔

یہ جلسہ عام بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ مقامی احباب دلی ذوق و شوق سے بکثرت اس میں شامل ہوئے۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا لہذا وہ بھی کثرت کے ساتھ شریک ہو کر تقاریر سے مستفید ہوئیں۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے سر انجام دیئے۔

کارروائی کا آغاز پونے آٹھ بجے شب تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم مرزا ظفر احمد صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ کارروائی کے دوران مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے بھی خلافت کے موضوع پر اپنی نظمیں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

پہلی تقریر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ نبوت اور خلافت اسلام کے روح پرور اور اجتماعی نظام کے دو ضروری حصے ہیں اور یہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی خاص منشاء اور اسی کے اذن سے قائم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں بھی خلافت کا ذکر کیا ہے اسے اپنی طرف ہی منسوب کیا ہے۔ اسی طرح رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور حضورؐ کے خلفائے راشدین نے بھی امرِ خلافت کو اللہ تعالیٰ کا ہی فعل قرار دیا ہے۔ فاضل مقرر نے اس ضمن میں متعدد قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے حوالہ جات پیش کئے جن میں یہی بتایا گیا تھا کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لہذا ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم امرِ خلافت کو اللہ تعالیٰ کا اپنا فعل یقین کریں اور خلافت کی اطاعت کو اپنا شعار بنائیں کہ اسی میں سب خیر و برکت پنہاں ہے۔

دوسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی جس میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ خلافت سراسر ایک آسمانی اور روحانی نظام ہے اسکا مختلف دنیوی نظاموں مثلاً جمہوریت، بادشاہت یا ڈکٹیٹر شپ سے موازنہ ہرگز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان دنیوی نظاموں کا منتہائے مقصود محض حکومت اور اقتدار پر قبضہ کرنا ہوتا ہے جبکہ نظام خلافت میں حصولِ حکومت کی نہ تمنا ہوتی ہے اور نہ کوشش۔ یہ نظام تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندوں کے تعلقات کو مستحکم کرنے اور ان کی دینی، اخلاقی اور روحانی تربیت کے لئے خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا اپنے طور پر اور اپنی کوشش سے کبھی نظام خلافت کو قائم نہیں کر سکتی اسے اللہ تعالیٰ ہی اپنے خاص منشاء کے ماتحت قائم کرتا ہے اور ایسے رنگ میں قائم کرتا ہے جو مومنوں کے لئے کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی برکات کے حصول کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے مثالیں دیکر بتایا کہ جو دنیوی سیاسی نظام بھی کامیابی کے ساتھ قائم ہوئے ہیں وہ بھی دراصل نظام خلافت سے قریب تر ہونے کی ظاہری کوشش کا ہی نتیجہ ہوتے ہیں۔ خلافت کی روحانی برکات کو تو خیر دنیوی نظام حاصل کر ہی نہیں سکتے لیکن خلافت میں مرکزیت اور شوریٰ کے جو دو اہم حصے ہوتے ہیں ان کی ظاہری اتباع کر کے دنیوی نظام بھی ایک حد تک فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ بہر حال خلافت ایک ایسا آسمانی انعام اور روحانی نعمت ہے جس کی ہم جتنی بھی قدر کریں کم ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب ممدوح کی تقریر کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے برکاتِ خلافت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی مختصر مگر جامع تقریر میں خلافت کی ان دس برکات کا ذکر کیا اور کسی حد تک انکی وضاحت فرمائی :-

(۱) نظام خلافت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مقبول جماعت میں قائم ہوتا ہے (۲) الٰہی وعدہ کے مطابق خلافت کی برکت ہمیشہ خوف کے ایام کو امن و سکینت میں بدل دیتی ہے (۳) خلافت کی وجہ سے ہم ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر متحد ہو جاتے ہیں اور مضبوط بنیاد پر جماعت کی شیرازہ بندی ہو جاتی ہے (۴) ہم خلیفہ وقت کی پُر سوز اور مقبول دعاؤں کو حاصل کرتے ہیں اور پھر ان کی قبولیت کا مشاہدہ کرتے ہیں (۵) خلافت کے ذریعہ دینی تربیت کا مؤثر اور کامیاب نظام قائم ہوتا ہے (۶) خلافت کے ذریعہ ہی نظام مصطفویؐ کا نفاذ ہوتا ہے، اسوہ نبویؐ کی ترویج اور احکامِ شریعتِ اسلامیہ کی تنفیذ خلافت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے (۷) مخالفینِ اسلام کے حملوں کا کامیاب دفاع بھی خلافت ہی کے ذریعے ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے (۸) قرآن حکیم کی تعلیم و حکمت کی اشاعت ہوتی ہے (۹) اشاعتِ اسلام کا وسیع اور پائیدار نظام قائم ہوتا ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ آسمانی نشانات کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں جو ادیانِ باطلہ پر حجت قائم کرتے ہیں۔

آخری تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع "خلافت ثالثہ کی تحریکات" تھا۔ آپ نے بتایا کہ دراصل اعمالِ صالحہ ایمان بالخلافت سے ہی وابستہ ہیں اور خلیفہ وقت کی آسمانی تحریکات کی تعمیل ہی وہ اعمالِ صالحہ ہیں جن کے ذریعہ خوف امن سے بدل جاتا ہے اور دین کو تمکنت حاصل ہوتی ہے۔

آپ نے خلافت ثالثہ میں جاری ہونے والی کم و بیش پچیس تحریکات کا ذکر کیا اور پھر ان میں سے بعض کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیا اور بتایا کہ ہمارے لئے ہر طرح کی خیر و برکت اور کامیابی کی واحد صورت یہی ہے کہ ہم دل و جان سے خلیفہ وقت کی جاری فرمودہ تحریکات کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

آخر میں صاحب صدر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مختصر خطاب فرمایا۔ بالآخر اجتماعی دعا ہوئی۔ ساڑھے نو بجے شب یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دی ایشوا فریقن کمپنی لمیٹڈ۔ ربوہ

اطلاع عام برائے حصہ داران کمپنی

ہرگاہ کہ جملہ حصہ داران کمپنی ہذا کی خدمت میں بطور اطلاع گزارش ہے کہ اگر آپ کے سرٹیفکیٹ حصص جو کمپنی کے رجسٹرڈ آفس سے کبھی بھی جاری کئے گئے تھے گم ہو گئے ہوں تو وہ اس اعلان کے پندرہ دن کے اندر کمپنی ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ نئے سرٹیفکیٹ بالعوض بوسیدہ اور فرسودہ اور گم شدہ سرٹیفکیٹس جاری کئے جا سکیں۔

درخواست کا مضمون یہ ہوگا :-

میں مسمّی ابن ساکن

(پورا پتہ) جو کہ ایشوا فریقن کمپنی کے .... حصص کا مالک ہے کمپنی ہذا سے درخواست کرتا ہے کہ اسکے سرٹیفکیٹس حصص فرسودہ ہو کر ضائع ہو گئے ہیں یا گم ہو گئے ہیں ان کے بالعوض مساوی قیمت کے نئے سرٹیفکیٹس حسب ضابطہ جاری کئے جائیں۔

(اپنا ڈاک کا پورا پتہ دیں۔)

خاکسار۔ ظہور احمد۔ چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز

امتحانات خدام الاحمدیہ

۸۔ جون کو منعقد ہو رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴